سوال

(425)ہبہ کا جواز اور لڑکی کو وراثت سے محروم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید باحیات ہے اس کی ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہے۔زید اپنی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو اپنے لڑکے کے یا پوتے کے نام ہبہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس حیلے سے اپنے بعد وفات لڑکی کو ترکہ سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔آیا یہ ہبہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟اس ہبہ ہوجانے کے بعد جب کہ زید انتقال کرے تو اس کی لڑکی شرعاًترکہ لے سکتی ہے یا نہیں؟ہبہ کے جواز یا عدم جواز کو اور نیز شرعاًترکہ پانے کو مدلل بقرآن وحدیث تحریر فرمائیے۔ینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہبہ شرعاً جائز ہے،اس لیے کہ یہ ہبہ لڑکی کے اضرار کو مستلزم ہے اور اضرار شرعاناجائز ہے۔قال العلامة الذيلعى فى نصب الراية(363/2)

"روي الحاكم في المستدرک في البيوع من حديث عثمان بن محمد بن عثمان بن ربيعة بن ابي عبدالرحمان حدثني عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن عمرو بن يحيٰ المازني عن ابيه عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال:لاضرر ولا ضرار من ضره الله ومن شق شق الله عليه))وقال:صحيح الاسناد ولم يخرجاه وقال العلامة:وروي هذا الحديث عن عبادة بن الصامت وابن عباس رضي الله عنه وابي لبابة وثعلبة بن مالک وجابر بن عبدالله رضي الله عنه وعائشة رضي الله تعالىٰ عنها ايضا انتهى وهذه الاحاديث وان كان في طرق بعضها او اكثرها كلام لكنها بتعدد طرقها تتقوي"

"امام حاکم رحمة اللہ علیہ نے اپنی مستدرک کی کتاب البیوع میں عثمان بن محمد بن عثمان بن ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کے واسطے سے روایت بیان کی ہے،انھوں نے کہا کہ مجھے عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے،انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''نہ خود نقصان اُٹھاؤ نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ،جو کسی کو تکلیف دے گا،اللہ اس کو تکلیف دے گا اور جو کسی پر سختی کرے گا،اللہ اس پر سختی کرے گا"پھر انھوں نے کہا ہے کہ اگرچہ اس کو بخاری ومسلم نے روایت نہیں کیا،مگر یہ صحیح الاسناد ہے۔۔۔الخ علامہ(زیلعی)نے کہا ہے:یہ حدیث عبادہ بن صامت،ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ،ابو لبابہ،ثعلبہ بن مالک،جابر بن عبداللہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے،انتھی۔ان احادیث کے بعض یا اکثر طرق میں کلام ہونے کے باوجود یہ تعدد طرق کی وجہ سے قوی ہوجاتی ہے''

یہ ہبہ لڑکی کے عقوق کو مؤدی ہے اور عقوق گناہ کبیرہ ناجائز ہے۔

"قال فی المشکاۃ(ص: 90) عن عبداللہ بن عمرو قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین))" الحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا''

نیز یہ ہبہ لڑکی کو میراث سے محروم کرنے کو متضمن ہے اور عورتوں کو میراث سے محروم کرنا جاہلی طریقہ ہے، جس کو اسلام نے باطل وناجائز قرار دیا ہے۔

"قال فی الجلالین ((ص: ۸٦) نزل ردا لما کان علیه الجاہلیة من عدم توریث النساء والصغائر:

لِلرِّجالِ نَصيبٌ مِمّا تَرَكَ الوٰلِدانِ وَالأَقرَبونَ وَلِلنِّساءِ نَصيبٌ مِمّا تَرَكَ الوٰلِدانِ وَالأَقرَبونَ مِمّا قَلَّ مِنهُ أَو كَثُرَ نَصيبًا مَفروضًا ‌ 7 ... سورة النساء

''یہ آیت جاہلیت کے اس رواج کی تردید کے لیے نازل ہوئی کہ وہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو وراثت میں سے حصہ نہیں دیا کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی: مردوں کے لیے حصہ ہے اس چیز سے، جو ماں باپ چھوڑ جائیں اور قرابت دار اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس سے جو قرابت دار اور ماں باپ چھوڑ جائیں، خواہ کم ہو یا زیادہ ہر ایک حصہ مقرر ہے۔''

جب یہ ہبہ شرعاً جائز ہے تو شرعاً باطل وکالعدم ہے، کیوں کہ حدیث ہے:

"مَن عَمِلَ عَمَلاً لَیس علیه أمرُنا ہذا فھو ردٌّ" (رواہ مسلم: ۲/۷۷)

''یعنی جو شخص کوئی ایسا کام کرے جو ہمارے حکم (قانون) کے خلاف ہو تو وہ کام مردود اور باطل ہے۔''

جب یہ شرط باطل وکالعدم ہو تو لڑکی بعد انتقال زید اس کے مال سے شرعاً ترکہ لے سکتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 645

محدث فتویٰ